قرآن مجید اور ذوقِ جمالیات کی آبیاری

پروفیسر سید محمد سلیم صاحب

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور پھر اس کو زمین میں اپنا خلیفہ مقرر کیا تاکہ اُس کے حُسنِ کارکردگی کی آزمائش ہو۔ انسان کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہدایت نامہ قرآن مجید نازل فرمایا۔ جو انسان کو اُس کی حقیقت سے اس کے آغاز سے اور اُس کے انجام سے باخبر کرتا ہے۔ اس کی گوناگوں صلاحیتوں اور استعدادوں کے لیے صحیح راہِ عمل متعین کرتا ہے۔ کامیابی اور ناکامی کے راستوں کی نشان دہی کرتا ہے۔

جس طرح ایک موجد اپنی ایجاد کردہ مشین کے ساتھ ایک ہدایت نامہ اور ایک گائیڈ بک بھی دیتا ہے، تاکہ اُس کی ہدایت کے مطابق مشین کو استعمال کیا جائے۔ اور مطلوبہ فوائد حاصل کیے جائیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کے لیے یہ گائیڈ بک اُتاری ہے۔ اس کی روشنی میں اور اس کی ہدایت کے مطابق اگر انسان زندگی گزارے گا تو کامیاب اور بامراد ہوگا۔ اور اگر اُس گائیڈ بک کو نظر انداز کر کے اس کی ہدایات کو پسِ پشت ڈال کر اپنے من مانے طریقے سے زندگی گذارے گا تو ناکام اور نامراد ہوگا۔

اِس کتاب میں بہت کچھ ہے، بلکہ سب کچھ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان صبر و تحمل کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کرے۔ راہ چلتے آدمی کو ساحل پر موتی پڑے ہوئے نہیں ملتے، بلکہ موتیوں کے لیے سمندر کی تہہ میں غواصی کرنا پڑتی ہے۔ تہہ میں غواصی کرنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ہے۔

عقائد اور کلام کے نقطۂ نظر سے علماء نے اس کتاب پر غور کیا تو اُن کی جھولی بھر گئی۔ کتنی ہی کتاب العقائد اور کتاب الکلام تیار ہو گئیں۔ احکام کے نقطۂ نظر سے فقہاء نے اس پر غور کیا تو کتنی ہی کتاب الاحکام تیار ہو گئیں۔ صوفیاء نے ریاضیات اور مکاشفات کے نقطۂ نظر سے غور کیا تو ہر آیت میں انہیں اپنی دُنیا بسی نظر آئی۔ صوفیانہ تفاسیر وجود میں آ گئیں۔ غرض کہ دلالۃ النص اشارۃ النص اور فحوائے کلام میں ایک تنہا ہی ذخیرۂ علم مخفی ہے۔ دوسرے لوگ بھی غور و فکر کریں اور تلاش کریں تو انشاء اللہ وہ بھی خالی ہاتھ نہیں جائیں گے۔ ان کی جھولی بھی بھر جائے گی۔

"اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے"۔ (حضرت علیؓ)

ذیل میں جمالیات کے نقطۂ نظر سے ہم اس کتاب پر غور کرتے ہیں:۔

قرآن مجید انسان کو مناظرِ قدرت اور مظاہرِ فطرت کا مشاہدہ کراتا ہے۔ ان پر غور و فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے تاکہ اس پر یہ بات واضح ہو جائے کہ قدرت کا فیضان عام ہے۔ افادیت کا وسیع دسترخوان ہر چہار طرف بچھا ہوا ہے، جس سے ساری مخلوق مستفید ہو رہی ہے، جس سے سارے انسان مستفید ہو رہے ہیں۔ خالقِ اکبر چاہتا ہے کہ مشاہدۂ فطرت سے انسان کے اندر افادیت کا شعور بیدار ہو۔ منعم کے احسانات کا ادراک حاصل ہو۔ اس کے بعد ہی وہ منعمِ حقیقی کا احسان مند اور شکر گزار بن سکتا ہے۔ اس کے بعد ہی وہ رب العالمین کی ربوبیت کا اقرار کر سکتا ہے۔

والله اخرجكم من بطون امهاتكم لا تعلمون شيئا وجعل
لكم السمع والابصار والافئدة - لعلكم تشكرون - الم يروا
الى الطير مسخرات فى جو السماء ، ما يمسكهن الا الله ۔ ان
فى ذالك لآيٰت لقوم يومنون ۝ والله جعل لكم من بيوتكم
سكنا وجعل لكم من جلود الانعام بيوتا تستخفونها يوم
ظعنكم ويوم اقامتكم لا ومن اصوافها واوبارها واشعارها
اثاثا ومتاعا الى حين ۝ والله جعل لكم مما خلق ظلالا
وجعل لكم من الجبال اكنانا وجعل لكم سرابيل تقيكم الحر

وسرابيل تقيكم بأسكم. كذالك يتم نعمته عليكم لعلكم تسلمون ۝ (نحل ۷۸ تا ۸۱)

" اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا اس حالت میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے۔ اس نے تمہیں کان دیئے، آنکھیں دیں اور سوچنے والے دل دیئے اس لیے کہ تم شکر گزار بنو۔ کیا ان لوگوں نے کبھی پرندوں کو نہیں دیکھا کہ فضائے آسمانی میں کس طرح مسخر ہیں۔ اللہ کے سوا کس نے ان کو تھام رکھا ہے؟ اس میں بہت نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔ اللہ نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو جائے سکون بنایا۔ اس نے جانوروں کی کھالوں سے تمہارے لیے ایسے مکان پیدا کیے جنہیں تم سفر اور قیام دونوں حالتوں میں ہلکا پاتے ہو۔ اس نے جانوروں کے صوف، اون اور بالوں سے تمہارے لیے پہننے اور برتنے کی بہت سی چیزیں پیدا کر دیں جو زندگی کی مدتِ مقررہ تک تمہارے کام آتی ہیں۔ اس نے اپنی پیدا کی ہوئی بہت سی چیزوں سے تمہارے لیے سائے کا انتظام کیا۔ پہاڑوں میں تمہارے لیے پناہ گاہیں بنائیں اور تمہیں ایسی پوشاکیں بخشیں جو تمہیں گرمی سے بچاتی ہیں۔ اور کچھ دوسری پوشاکیں جو آپس کی جنگ میں تمہاری حفاظت کرتی ہیں۔ اس طرح وہ تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کرتا ہے شاید کہ تم فرمانبردار بنو۔ اب اگر یہ لوگ منہ موڑتے ہیں تو اے نبیؐ، تم پر صاف صاف پیغامِ حق پہنچا دینے کے سوا اور کوئی ذمہ داری نہیں۔ یہ اللہ کے احسان کو پہچانتے ہیں، پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔ ان میں بیشتر لوگ ایسے ہیں جو حق ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔"

ایک دوسری جگہ انسانی مرغوبات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے اللہ فرماتا ہے:

زين للناس حب الشهوٰت من النساء والبنين والقناطير المقنطرة من الذهب والفضة والخيل المسومة والانعام والحرث، ذالك متاع الحيوٰة الدنيا، والله عنده حسن المآب۔ (آل عمران ۔ ۱۴)

" لوگوں کے لیے مرغوباتِ نفس ـــــ عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر

چیدہ گھوڑے، مویشی، زرعی زمینیں —— بڑی خوش آیند بنا دی گئی ہیں۔ یہ سب دُنیاوی زندگی کا متاع ہے۔ حقیقت میں جو بہترین ٹھکانہ ہے۔ وہ اللہ کے پاس ہے۔“

متاعِ دُنیا کے ساتھ ساتھ اُس نے انسان کو حسنِ نظر اور ذوقِ جمالیات کی دولت بھی بخش دی۔ وہ انسان کے اندر جمالیاتی حس کو بیدار کرنا چاہتا ہے۔ وہ انسان کے اندر حسن و جمال کی قدر شناسی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تب ہی تو انسان خالقِ حسن و جمال کی قدر کرے گا، توقیر و تقدیس کرے گا۔ متاعِ دُنیا کے ساتھ ساتھ اُس نے زیب و زینت کا دسترخوان بھی عام بچھا رکھا ہے۔ قدر شناس نگاہ ہو تو اُس کو ہر جگہ جمالِ فطرت دعوتِ نظارہ دے رہی ہے۔ مقصود اس جنتِ نگاہ اور فردوسِ گوش سے وہی ایک ہے کہ خالق کی ربوبیت کا اقرار کرے اور انسان اُس کا شکر گزار بنے۔

”وما اوتيتم من شئ فمتاع الحيوٰة الدنيا و زينتها ۝
وما عند الله خير و ابقىٰ ۔ افلا تعقلون ۝ (قصص ۔ ۶۰)

”تم لوگوں کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ دُنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اس کی زینت ہے۔ اور جو اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے اور باقی تر ہے۔“

”جس قدرت نے ہمیں زندگی دی، اُس نے یہ بھی ضروری سمجھا کہ زندگی کی سب سے بڑی نعمت —— حسن و زیبائی کی کشش —— سے بھی ان کو مالا مال کر دیا جائے۔“

(ترجمان القرآن ۔ مولانا ابوالکلام آزاد ۔ جلد ا ص ۷۳)

حسن و زیبائی کا دسترخوان کائنات میں بڑا وسیع بچھا ہوا ہے۔ ایک مسلمان جب قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے تو جگہ بہ جگہ مختلف آیتیں اُس کی توجہ، حسن و جمالِ فطرت اور زیبائش و آرائشِ کائنات کی طرف منعطف کر دیتی ہیں۔ اس کو نظارۂ جمال کی قدر شناسی کی دعوت دیتی ہیں۔ ایمانی انداز میں اس کے اندر تحسینِ جمال اور توقیرِ حسن کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ چشمِ بینا میں حسنِ نظر کی شان پیدا کر دیتی ہیں۔

آسمان ——

کبھی وہ آیتیں انسان کو آسمان کی وسعت میں پھیلے ہوئے تاروں کی جگمگاہٹ اور رونق

کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ مثلاً :-

۱ــــ انا زینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب (صافات - ۶)

"ہم نے آسمانِ دنیا کو تاروں کی زینت سے آراستہ کیا"۔

۲ــــ لقد زینا السماء الدنیا بمصابیح (ملک - ۵)

"ہم نے دُنیا کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا۔"

۳ــــ ولقد جعلنا فی السماء بروجاً وزینٰھا للنظرین (حجر - ۱۶)

"اور ہم نے آسمان میں روشن ستارے بنائے اور اُن کو دیکھنے والوں کے لیے آراستہ کیا۔"

۴ــــ افلم ینظروا الی السماء فوقھم کیف بنینٰھا وزینّٰھا وما لھا من فروج ٥ والارض مددنٰھا والقینا فیھا رواسی وانبتنا فیھا من کل زوج بھیج ٥ تبصرۃ وذکرٰی لکل عبد منیب ٥ (ق - ۷،۶)

"کیا کبھی انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا؟ کس طرح ہم نے اُسے بنایا اور آراستہ کیا۔ اور اس میں کہیں کوئی رخنہ نہیں۔ اور زمین کو ہم نے بچھایا اور اس میں پہاڑ جمائے۔ اور اُس کے اندر ہر طرح کی خوش منظر نباتات اگا دیں۔ یہ ساری چیزیں آنکھوں کو کھولنے والی اور سبق دینے والی ہیں ہر اُس بندے کے لیے جو (حق کی طرف) رجوع کرنے والا ہو۔

رنگینیٔ مخلوقات :-

کبھی قرآن مجید کی آیات کائنات میں پھیلی ہوئی رنگ والوان کی بوقلمونی اور نیرنگی کی طرف توجہ مبذول کراتی ہیں۔ الوان و انواع دعوتِ نظارہ دیتے ہیں۔

۵ــــ الم تر ان اللہ انزل من السماء ماءً فاخرجنا بہ ثمرٰت مختلفا الوانھا ٭ ومن الجبال جدد بیض وحمر مختلف الوانھا وغرابیب سود ٥ ومن الناس والدوآب والانعام مختلف

الوانہ کذلک انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (فاطر - ۲۸)

"کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور پھر اُس کے ذریعے سے ہم طرح طرح کے پھل نکال لاتے ہیں، جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ پہاڑوں میں بھی سفید، سُرخ اور گہری سیاہ دھاریاں پائی جاتی ہیں، جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور مویشیوں کے رنگ بھی مختلف ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں"۔

عالمِ نباتات:۔

کبھی قرآن مجید عالم نباتات میں رنگ و بُو کے حسین مناظر کی طرف توجہ مبذول کراتا ہے:۔

۶ ـــ انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لھا۔ (کہف - ۷)

"یہ جو کچھ سروسامان زمین پر ہے ہم نے اس کو زمین کے لیے زینت بنایا ہے"۔

۷ ـــ وانزل لکم من السماء ماء۔ فانبتنا بہ حدائق ذات بھجۃ ما کان لکم ان تنبتوا شجرھا۔ (النمل - ۶۰)

"اور تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس کے ذریعہ وہ خوش نما باغ اُگائے جن کے درختوں کا اُگانا تمہارے بس میں نہ تھا۔

۸ ـــ وتری الارض ھامدۃ فاذا انزلنا علیھا الماء اھتزت وربت وانبتت من کُل زوج بھیج (حج - ۵)

"اور تم دیکھتے ہو کہ زمین سوکھی پڑی ہے۔ پھر جہاں ہم نے اس پر مینہ برسایا کہ یکایک وہ لہلہا اُٹھی اور پھول گئی۔ اور اُس نے ہر قسم کے خوش نما نباتات اُگلنی شروع کر دی"۔

۹ ـــ حتیٰ اذا اخذت الارض زخرفھا وازینت۔ (یونس - ۲۴)

"اُس وقت جب کہ زمین اپنی بہار پر تھی اور کھیتیاں بنی سنوری کھڑی تھیں"۔

۱۰— ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منه سکرا ورزقا حسنا (نحل - ۶۷)

"اور کھجوروں کے درختوں اور انگوروں کی بیلوں سے ہم ایک چیز پلاتے ہیں جسے تم نشہ آور بنا لیتے ہو اور پاک رزق بھی۔"

عالمِ حیوانات :-

اور کبھی قرآن مجید عالمِ حیوانات کا رُخ کرتا ہے۔ انسان کو جانوروں اور چوپایوں کے حسن و جمال کی طرف متوجہ کرتا ہے:

۱۱— والخیل والبغال والحمیر لترکبوها وزینة (نحل - ۸)

"اس نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کیے تاکہ تم ان کی سواری کرو اور وہ تمہارے لیے باعثِ رونق ہوں۔"

۱۲— ولکم فیها جمال حین تریحون وحین تسرحون (نحل - ۶)

"اور ان (جانوروں) میں تمہاری (نظروں) کے لیے حسن و جمال ہے جبکہ صبح تم ان کو چرنے کے لیے بھیجتے ہو اور جب کہ شام انہیں واپس لاتے ہو۔"

۱۳— قال انه یقول انها بقرة صفراء فاقع لونها تسر الناظرین

(بقرہ — ۶۹)

"موسیٰ نے کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ زرد رنگ کی گائے ہونی چاہیے جس کا رنگ ایسا شوخ ہو کر دیکھنے والوں کا جی خوش ہو جائے)۔

عالمِ انسانیت

اور کبھی قرآن مجید عالمِ انسانیت کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ وہ مردانہ حسن و جمال اور نسوانی رعنائی اور زیبائی کو پیش فرماتا ہے:-

۱۴— صورکم فاحسن صورکم (مومن - ۶۴)

"وہ اللہ جس نے تمہاری صورت بنائی اور بڑی ہی عمدہ صورت بنائی۔"

۱۵ — لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (بلد - ۴)

”اور ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے۔“

۱۶ — ولو اعجبك حسنهن (احزاب - ۵۲)

”خواہ ان عورتوں کا حسن تمہیں کتنا ہی پسند ہو۔“

۱۷ — فیهن خیرات حسان (الرحمٰن - ۷۰)

”ان نعمتوں کے درمیان خوبصورت، خوب سیرت بیویاں ہوں گی۔“

۱۸ — فیهن قٰصرٰت الطرف لم یطمثهن انس قبلهم ولا جآن ٥

(الرحمٰن - ۵۶)

”ان نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والیاں ہوں گی۔ جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کبھی کسی انسان نے یا جن نے چھوا نہ ہوگا۔“

۱۹ — عندهم قٰصرٰت الطرف عین۔ کانهن بیض مکنون ٥

(صافات - ۴۹)

”اور اُن کے پاس نگاہیں بچانے والی خوبصورت آنکھوں والی عورتیں ہوں گی۔ ایسی گوری جیسے پوشیدہ انڈے“۔

مال و دولت:

کبھی قرآن مجید دُنیا کے مال و متاع کی خوبصورتی اور پسندیدگی کی طرف متوجہ کرتا ہے:

۲۰ — المال والبنون زینة الحیوٰة الدنیا (کہف ۴۶)

”یہ مال اور یہ اولاد دُنیوی زندگی کی آرائش ہے۔“

۲۱ — زین للناس حب الشهوٰت من النساء والبنین والقناطیر المقنطرة من الذهب والفضة والخیل المسومة والانعام والحرث۔ ذٰلك متاع الحیوٰة الدنیا۔ واللّٰه عنده حسن المآب ٥

(آل عمران - ۱۴)

”لوگوں کے مرغوباتِ نفس — عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے

مویشی، زرعی زمینیں بڑی خوش آئند بنا دی گئی ہیں۔ یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں۔ حقیقت میں جو بہتر ٹھکانا ہے وہ تو اللہ کے پاس ہے۔"

کبھی قرآن مجید انسانوں کو آرائش اور زیبائش کرنے کی ترغیب دیتا ہے:-

۲۲ — یٰبنی اٰدم خذوا زینتکم عند کل مسجد (اعراف-۳۱)

"اے بنی آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو۔"

۲۳ — قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق (اعراف - ۳۲)

"اے نبی، ان سے کہو، کس نے اللہ کی اس زینت کو حرام کر دیا، جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے نکالا ہے۔"

حُسنِ اعمال:

کبھی قرآن مجید انسان کو حسنِ معنوی کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اخلاقِ جمیلہ اور حسنِ سیرت پر توجہ مبذول کراتا ہے:

۲۴ — قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہٗ (الممتحنہ - ۴)

"تم لوگوں کے لیے ابراہیم اور اُس کے ساتھیوں میں ایک حسین نمونہ ہے۔"

۲۵ — لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ - (احزاب - ۲۱)

"درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"

۲۶ — صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ - (بقرہ ۱۳۸)

"اللہ کا رنگ اختیار کرو۔ اللہ کے رنگ سے اچھا رنگ کس کا ہو سکتا ہے۔"

جنت کی زندگی کا حسن:-

ایک مومن کو حسنِ عمل اور جزائے عمل کا اجر و ثواب جنت کی صورت میں حاصل ہوگا۔ جنت میں ہر طرح کا حسن و جمال اور خوبی و کمال جمع ہوگا۔ مادی حسن، مادی آرام و آسائش، نفسیاتی سکون و طمانیت اور روحانی سرور و انبساط ہر شے وہاں مہیا ہوگی۔ وہ انسانی زندگی کا کما

وہ حسن و جمال کا بھی کمال ہے:

ولقّٰهم نضرة وسرورا - وجزاهم بما صبروا جنة وحريرا - متكئين فيها على الارائك - لا يرون فيها شمسا ولا زمهريرا - ودانية عليها ظلالها وذللت قطوفها تذليلا - ويطاف عليهم بآنية من فضة واكواب كانت قواريرا - قواريرا من فضة قدروها تقديرا - ويسقون فيها كاسا كان مزاجها زنجبيلا - عينا فيها تسمى سلسبيلا - ويطوف عليهم ولدان مخلدون - اذا رايتهم حسبتهم لؤلؤا منثورا - واذا رايت ثم رايت نعيما وملكا كبيرا - عليهم ثياب سندس خضر واستبرق وحلوا اساور من فضة - وسقٰهم ربهم شرابا طهورا - ان هٰذا كان لكم جزاء وكان سعيكم مشكورا - (دھر - ۱۴ تا ۲۲)

"اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا - اور اُن کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطا کرے گا - وہاں وہ اُونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے - نہ انہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی اور نہ جاڑے کی ٹھر - جنت کی چھاؤں اُن پر جھکی ہوئی سایہ کر رہی ہوگی - اور اس کے پھل ہر وقت ان کے بس میں ہوں گے (کہ جس طرح چاہیں اُن کو توڑ لیں) اور اُن کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جا رہے ہوں گے - شیشے بھی وہ جو چاندی کی قسم کے ہوں گے - اور ان کو (منتظمینِ جنت نے) ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہوگا - اُن کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی - یہ جنت کا ایک چشمہ ہوگا - جسے سلسبیل کہا جاتا ہے - ان کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے - جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے - تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں - وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سر و سامان تمہیں نظر آئے گا - اُن کے اُوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے - اُن کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا

رب اُن کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ یہ ہے تمہاری جزا اور تمہاری کارگزاری قابلِ قدر ٹھہری ہے"۔

اقوالِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی حُسن وجمال، طہورت و نظافت اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ حضور اکرمؐ فرماتے ہیں:۔

ان اللہ جمیل یحب الجمال اللہ تعالیٰ حسین ہے حسن کو پسند کرتا ہے۔ (مسلم)

ان اللہ نظیف یحب النظافۃ اللہ تعالیٰ پاک ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ (ترمذی)

ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا اللہ تعالیٰ پاک ہے پاکیزہ شے کو قبول کرتا ہے۔ (مسلم)

ان اللہ یحب ان یریٰ اثر نعمتہٖ علی عبدہٖ (ترمذی):

اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ بندہ اُس کی دی ہوئی نعمتوں کا اظہار کرے۔

مسلمان ایسی قوم ہے جو کتابِ الٰہی قرآن مجید کی ساختہ پرداختہ ہے۔ قرآن اس کا دین ہے۔ قرآن اس کا **ایمان** ہے۔ قرآن اس کی عبادت ہے۔ قرآن اس کا قانون ہے۔ قرآن اس کی زندگی کو ایک خاص نہج پر تربیت دیتا ہے۔ اس کے ذہن کی تشکیل کرتا ہے۔ اس کے طور طریقے، اندازِ فکر اور اندازِ نظر سب قرآن کی ہدایات کے تحت متشکل ہوتے ہیں۔ اُس کی انفرادی زندگی اور اُس کی اجتماعی زندگی دونوں قرآن مجید کے سرچشمہ سے مستفید ہوتی ہیں۔ دل و دماغ کی سوکھی کھیتیوں کی فیضان قرآن آبیاری کرتا ہے۔ مسلمانوں کی انفرادی ذہنیت، اجتماعی مزاج اور قومی ضمیر سب قرآن مجید کا تشکیل دادہ ہوتا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات مسلمانوں کے دل و دماغ میں رچی بسی ہوتی ہے۔ قرآن مسلمانوں کا وظیفہ حیات ہے۔ روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا زندگی کے لائحہ عمل کا سرنامہ ہے۔

قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں مسلمان کے ذہن کی تشکیل ہوتی ہے۔ ذات کا شعور اور خالقِ ذات کا شعور تو انسان کی فطرت میں ودیعت کردہ موجود ہے۔ یہ شعور تو وجدانی اور وہبی ہے۔ اس کے بعد انسانی شعور کا ارتقاء اکتسابی طور پر ہوتا ہے۔ انسانی شعور کا یہ سفر قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں اور ان کی ہدایات کے مطابق طے پاتا ہے۔ پہلے انسان کو اردگرد کی مادی دُنیا کا احساس ہوتا ہے۔ مادی اشیاء سے اپنے گوناگوں روابط اور مادی اشیاء کے مختلف فوائد کا احساس ہوتا ہے۔ یہ انسان کا افادی شعور ہے جو بیدار ہوتا ہے۔ جن مادی اشیاء کو پہلے وہ

صرف فوائد کے نقطۂ نظر سے استعمال کرتا تھا۔ ان کو اب وہ حسن و جمال، آرائش و زیبائش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ زمین و آسمان میں ہر جگہ اُس کی آنکھوں کے سامنے ایک نگارخانۂ حسن و جمال پھیلا پڑا ہے۔ اس کی نگاہ میں شانِ حُسن پیدا ہونے لگتی ہے۔ اب اُس کا شعورِ جمال بیدار ہوتا ہے۔ پھر مخلوق پر غور کرتے کرتے اُن کے فوائد اور جمال کی قدر کرتے ہوئے اس کا ذہن خالقِ جمال اور فاطرِ کمال کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ وہ ہر شے میں صنعت کردگار دیکھتا ہے۔ اب اس کے اندر شعورِ عرفان پیدا ہوتا ہے اور پھر بتدریج اس شعور میں وہ ترقی کرتا رہتا ہے۔

یہ دُنیا نہ اپنی بقا کے لیے، نہ انسان کے افادہ کے لیے ان تمام رنگینیوں اور گل کاریوں کی محتاج تھی جو آج صفحۂ ارضی پر ہر چہار طرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قدرت نے اپنی فیاضی کی شانوں کا مختلف انداز سے مظاہرہ کیا ہے۔ حسن و جمال، رعنائی و کمال، آرائش و زیبائش، خوبی و خوبصورتی کا ایک لامتناہی نگارخانہ چمنِ عالم میں کھول دیا ہے۔ جس طرف بھی نظر جاتی ہے، خواہ اچٹتی نظر ہو تو حسنِ فطرت دعوتِ نظارہ دیتا ہے۔ قرآن کی آیات انسان کے اندر موجود حسنِ لطیف کو قدرت، حکمت، فیض و کرم اور حسن و رعنائی کے چمن زاروں سے گزار کر شعورِ عرفان کے چمنستان میں پہنچا دینا چاہتی ہیں۔ مختلف انداز اور مختلف طریقوں سے قرآن مجید انسانی ذہنوں میں خفتہ شعورِ عرفان کو نہ صرف بیدار کرنا چاہتا ہے، بلکہ اس کی پرورش کرتا ہے تاکہ وہ سرگرم عمل ہو جائے اور چمنِ عالم کے ایک ایک پتہ پر جو درسِ حکمت ثبت ہے وہ اس کو سمجھے۔ قوسِ قزح کے رنگوں میں، شفق کی سُرخی میں، دریا کی روانی میں، صحرا کی وسعت میں، گلاب کی خوشبو میں، لالہ کی سرخی میں، سوسن کی زبان میں، کی آنکھ میں، یاسمن کی چاندی میں، غرض کہ ہر جگہ دستِ کردگار کی کارفرمائی نظر آتی ہے۔ ہر صنعت صانعِ عالم کی طرف دعوتی ہے، بشرطیکہ گوشِ شنوا اور چشمِ بینا ہو۔

خشک چوب و خشک مغز و خشک پوست
از کجا می آید ایں آوازِ دوست

(مولانا روم)
